مشرقی پاکستان کے سیاسی، سماجی، معاشی مسائل اور ان کا حل:
مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کی نظر میں

سید عمر حیات

پاکستان کی تخلیق و بقا کے حالات و واقعات دنیا کی تاریخ میں ایک انوکھا مقام رکھتے ہیں۔ برصغیر کے جن نامساعد حالات میں پاکستان معرض وجود میں آیا اس طرح کسی ملک کا قیام ممکن نظر نہیں آتا تھا۔ قومیت کا جو فلسفہ اس وقت دنیا میں رائج تھا اس میں برصغیر کے مسلمانوں کے لیے علیحدہ مملکت کے قیام کا تصور درحقیقت ایک انوکھی بات سمجھی جاتی تھی۔ مذہب کی بنیاد پر قومیت قابل قبول ہو سکتی ہے، یہ تصور بعید از قیاس تھا۔ لہذا مسلم قومیت کو نہ صرف برصغیر میں بلکہ اس سے باہر بھی مخالفت کا سامنا تھا۔ ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندو اور انگریز دونوں قوتوں نے پاکستان کے قیام کی بھرپور مخالفت کی۔ لیکن مسلمانوں کی کئی صدیوں کی ناقابل بیان قربانیوں کے طفیل قائداعظم محمد علی جناح کی بااعتماد قیادت میں اس دور کے مسلمانوں نے جس جدوجہد، جوش و جذبہ کا مظاہرہ کیا کہ مخالفین ایک نئے نظریے کو ماننے پر بالآخر مجبور ہو گئے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ ساتھ پورے برصغیر کے مسلمانوں نے اپنے عظیم رہنما کے ساتھ انتھک محنت کی خصوصاً قائداعظم محمد علی جناح نے دن رات ایک کر کے اس تحریک کو صحیح راہ پر گامزن کیا۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس طویل جدوجہد میں قائداعظم محمد علی جناح کا ساتھ دینے کے لیے محترمہ فاطمہ جناح نے اپنے عظیم بھائی کی خاطر اپنی ہر خوشی قربان کی۔ تاریخ اس بات کی بھی گواہ ہے کہ تعمیر پاکستان میں محترمہ فاطمہ جناح کا کردار ایک صابر و متحمل ماں کا تھا۔ وہ اس نوزائیدہ ملک (پاکستان) کے معرض وجود میں آنے کے بعد اس کی نگہداشت اس کے نظریے اور ضروریات کے شایان شان کرنے کے لیے ایک حقیقی ماں کی طرح ہر لمحہ کوشاں رہیں۔

درحقیقت پاکستان کی پیدائش جن انوکھے حالات میں ہوئی اسی طرح پیدائش کے بعد بھی اس کے مسائل کی کیفیت کئی لحاظ سے انوکھی تھی۔ مسلم قومیت کے پلیٹ فارم پر مختلف زبانوں، رنگ ونسل اور ثقافت کے حامل لوگوں کو مجتمع کر دیا گیا تھا۔ پاکستان کے دو حصے یعنی مشرقی ومغربی پاکستان کے درمیان کا فاصلہ ۱۱۰۰ میل سے بھی زیادہ تھا اور درمیان میں وہ قوم تھی جس نے شروع سے لے کر آخر تک پاکستان کے قیام کی بھرپور مخالفت کی تھی۔ یہ فطری بات تھی کہ وہ مخالفت قیام پاکستان کے بعد کم نہ ہوئی بلکہ اور زیادہ ہوگئی۔ دشمن کی طرف سے پاکستان کو توڑنے اور ناکام بنانے کی کوششیں جاری رہیں۔ علاقائی، لسانی وثقافتی اختلاف کو ہوا دے کر اس ملک میں انتشار پیدا کیا گیا لہٰذا دشمن نے اس نوزائیدہ ملک کو تباہ وبرباد کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔

اس تمام صورتحال اور مسائل سے مادر ملت واقف تھیں۔ نتیجتاً میں قیام پاکستان کے بعد انہوں نے ان مسائل سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے مناسب حل تجویز کیا۔ اس مضمون کا تعلق چونکہ مشرقی پاکستان کے حوالے سے ہے لہٰذا اسی حوالے سے میں مضمون کو آگے بڑھاؤں گا۔ مشرقی پاکستان کے حوالے سے محترمہ فاطمہ جناح کی آراء کا جائزہ لینے سے پہلے ان حالات پر ایک طائرانہ نظر ڈالوں گا جن سے مشرقی پاکستان دوچار تھا۔ یہاں یہ بات خصوصاً قابل ذکر ہے کہ جہاں مشرقی پاکستان واقع تھا اس خطے پر انگریزوں کی حکمرانی کے دوران ہندو اور انگریز کی جانب سے اس خطے کے مسلمانوں کا استحصال سب سے زیادہ کیا گیا۔ انگریزوں نے اس خطے پر سو سالہ تسلط کے بعد مغرب کی جانب رخ کیا تھا۔ اس طرح بنگال کے مسلمان ایک سو نوے (۱۹۰) سال تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رہے۔ جب کہ مغربی پاکستان کے علاقہ پر انگریزوں کا تسلط مشرقی پاکستان کی نسبت آدھے سے بھی کم وقت پر محیط تھا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بنگال کے مسلمانوں کی قربانی وکرب کس قدر زیادہ تھا۔ اب ایک اور قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ بنگال کو پوری طرح ظلم کی چکی میں پیسنے کے بعد جب انگریزوں نے مغرب کی جانب رخ کیا تو اس وقت تک